جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	التَّصرِيحُ فِي صَلَاةِ التَّرَاوِيحِ
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
تحقیق و تخریج	:	حافظ ظہیر احمد الاسنادی
زیرِ اہتمام	:	فریدِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ ریسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اوّل	:	اکتوبر 2005ء
تعداد	:	1,100
قیمت	:	روپے

نوٹ: ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کے آڈیو / ویڈیو کیسٹس، CDs اور DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لئے **تحریکِ منہاج القرآن** کے لئے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

sales@minhaj.biz

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

التَّصُرِيُحُ

فِي

صَلَاةِ التَّرَاوِيُحِ

﴿ بیس رکعت نمازِ تراویح کا ثبوت ﴾

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَولَايَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا أَبَدًا
عَلَى حَبِيبِكَ خَيرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ
نَبِيُّنَا الآمِرُ النَّاهِي فَلَا أَحَدُ
أَبَرَّ فِي قَولِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

﴿صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيهِ وَ عَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ﴾

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-ا/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چِٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل وایم ۴ / ۹۷۰-۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چِٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔ا / اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چِٹھی نمبر س ت / اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

فہرس

الرقم	المحتويات	الصفحة
١	فَصْلٌ فِي فَضْلِ قِيَامِ رَمَضَانَ ﴿فضیلتِ قیامِ رمضان کا بیان﴾	٩
٢	فَصْلٌ فِي عَدَدِ رَكْعَاتِ التَّرَاوِيحِ ﴿نمازِ تراویح کی تعدادِ رکعات کا بیان﴾	١٧
٣	مصادر التخريج	٣٧

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَنَّهُ ﷺ صَلَّى بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً لَيْلَتَيْنِ فَلَمَّا كَانَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ اجْتَمَعَ النَّاسُ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ مِنَ الْغَدِ: خَشِيْتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَلَا تَطِيْقُوْهَا.

﴿حضور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو دو راتیں ۲۰ رکعت نماز تراویح پڑھائی، جب تیسری رات لوگ پھر جمع ہوگئے تو آپ ﷺ اُن کی طرف (حجرۂ مبارک سے باہر) تشریف نہیں لائے۔ پھر صبح آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اندیشہ ہوا کہ (نمازِ تراویح) تم پر فرض کردی جائے گی لیکن تم اس کی طاقت نہ رکھو گے۔﴾

(عسقلاني، تلخيص الحبير، ٢/ ٢١)

فَصْلٌ فِي فَضْلِ قِيَامِ رَمَضَانَ

﴿فضیلتِ قیامِ رمضان کا بیان﴾

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان میں بحالت ایمان ثواب کی نیت سے قیام کیا تو اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے گئے۔‘‘

۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ صَامَ

الحديث رقم ۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: تطوع قيام رمضان من الإيمان، ۱/ ۲۲، الرقم: ۳۷، و مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين و قصرها، باب: الترغيب في قيام رمضان، ۱/ ۵۲۳، الرقم: ۷۵۹، و النسائي في السنن، كتاب: قيام الليل و تطوع النهار، باب: ثواب من قام رمضان إيمانا و احتسابا، ۳/ ۲۰۱، الرقم: ۱۶۰۲۔ ۱۶۰۳، و أحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۴۰۸، الرقم: ۹۲۷۷، و ابن خزيمة في الصحيح، ۳/ ۳۳۶، الرقم: ۲۲۰۳، و الدارمي في السنن، ۲/ ۴۲، الرقم: ۱۷۷۶۔

الحديث رقم ۲: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب: صلاة التراويح، باب: فضل ليلة القدر، ۲/ ۷۰۹، الرقم: ۱۹۱۰، ۳۷، ۳۸، ۱۸۰۱، ۱۹۰۵، و مسلم فى الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الترغيب فى قيام رمضان وهو التراويح، ۱/ ۵۲۳، الرقم: ۷۶۰، و الترمذى فى السنن، كتاب: الصوم عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: الترغيب فى قيام رمضان وما جاء فيه من الفضل، ۳/ ۱۷۱، الرقم: ۸۰۸، و ←

رَمَضَانَ إِيْمَاناً وَ احْتِسَاباً غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَاناً وَإِحْتِسَاباً غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَاناً وَ إِحْتِسَاباً غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے حالت ایمان میں اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جو رمضان میں ایمان کی حالت اور ثواب کی نیت سے قیام کرتا ہے تو اس کے (بھی) سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جو لیلۃ القدر میں ایمان کی حالت اور ثواب کی نیت سے قیام کرے اس کے گذشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔‘‘

٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَ بِعَزِيْمَةٍ، فَيَقُوْلُ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَ

أبوداود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: تفريع أبواب شهر رمضان، باب: فى قيام شهر رمضان، ٢/٤٩، الرقم: ١٣٧١، و النسائى فى السنن، كتاب: الصيام، باب: ثواب من قام رمضان وصامه إيمانا وإحتسابا، ٤/١٥٦، الرقم: ٢٢٠٢، وابن ماجة فى السنن، كتاب: الصيام، باب: ماجاء فى فضل شهر رمضان، ١/٥٢٦، الرقم: ١٦٤١.

الحديث رقم ٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: صلاة التروايح، باب: فضل من قام رمضان، ٢/٧٠٧، الرقم: ١٩٠٥، و مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين و قصرها، باب: الترغيب في قيام رمضان و هو التراويح، ١/٥٢٣، الرقم: ٧٥٩، والترمذي في السنن، كتاب: الصوم عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: الترغيب في قيام رمضان وما جاء فيه من الفضل، ٣/١٧١، الرقم: ٨٠٨، وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، و أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في قيام شهر رمضان، ٢/٤٩، الرقم: ١٣٧١، والنسائي في السنن، كتاب: ←

احْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَ صَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذَلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز تراویح پڑھنے کی رغبت دلایا کرتے تھے لیکن حکماً نہیں فرماتے تھے چنانچہ فرماتے کہ جس نے رمضان المبارک میں حصول ثواب کی نیت سے اور حالتِ ایمان کے ساتھ قیام کیا تو اس کے سابقہ (تمام) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال مبارک تک نمازِ تراویح کی یہی صورت برقرار رہی اور خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں اور پھر خلافت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے شروع تک یہی صورت برقرار رہی۔‘‘

٤۔ عَنْ مَالِكٍ رَحِمَهُ اللهُ: أَنَّهُ سَمِعَ مَنْ يَثِقُ بِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُرِيَ أَعْمَارَ النَّاسِ قَبْلَهُ أَوْ مَا شَاءَ اللهُ مِنْ ذَلِكَ فَكَأَنَّهُ

.... الصيام، باب: ثواب من قام رمضان و صامه إيمانا و احتسابا، ٤/١٥٤، الرقم: ٢١٩٢، ومالك في الموطأ، كتاب: الصلاة في رمضان، باب: الترغيب في الصلاة في رمضان، ١/١١٣، الرقم: ٢٤٩، و أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٨١، الرقم: ٧٧٧٤، و ابن خزيمة في الصحيح، ٣/٣٣٨، الرقم: ٢٢٠٧، و ابن حبان في الصحيح، ١/٣٥٣، الرقم: ١٤١، و عبد الرزاق في المصنف، ٤/ ٢٥٨، الرقم: ٧٧١٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٣، الرقم: ٤٣٧٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/١٢٠، الرقم: ٩٢٩٩.

الحديث رقم ٤: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب: الإعتكاف، باب: ما جاء في ليلة القدر، ١/٣٢١، الرقم: ٦٩٨، و البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٢٣، الرقم: ٣٦٦٧، و المنذري في الترغيب و الترهيب، ٢/٦٥، الرقم: ١٥٠٨.

تَقَاصَرَ أَعْمَارَ أُمَّتِهِ أَنْ يَبْلُغُوا مِنَ الْعَمَلِ مِثْلَ الَّذِي بَلَغَ غَيْرُهُمْ فِي طُولِ الْعُمْرِ فَأَعْطَاهُ اللهُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت امام مالک رحمة الله عليه سے روایت ہے کہ انہوں نے ثقہ (یعنی قابل اعتماد) اہل علم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو سابقہ امتوں کی عمریں دکھائی گئیں یا اس بارے میں جو اللہ نے چاہا دکھایا تو آپ ﷺ نے اپنی امت کی کم عمروں کا خیال کرتے ہوئے سوچا کہ کیا میری امت اس قدر اعمال کر سکے گی جس قدر دوسری امتوں کے لوگوں نے طوالتِ عمر کے باعث کئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو شبِ قدر عطا فرما دی جو ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے۔‘‘

٥۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَخْبِرْنَا عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: هِيَ فِي رَمَضَانَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَإِنَّهَا وِتْرٌ فِي إِحْدَى وَ عِشْرِيْنَ أَوْ ثَلَاثٍ وَ عِشْرِيْنَ أَوْ خَمْسٍ وَ عِشْرِيْنَ أَوْ سَبْعٍ وَ عِشْرِيْنَ أَوْ تِسْعٍ وَ عِشْرِيْنَ أَوْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ فَمَنْ قَامَهَا إِيْمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَأَخَّرَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا: یا رسول

الحديث رقم ٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣١٨، ٣٢١، ٣٢٤، الرقم: ٢٢٧٦٥، ٢٢٧٩٣، ٢٢٨١٥، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٧١، الرقم: ١٢٨٤، و المنذري في الترغيب و الترهيب، ٢/٦٥، الرقم: ١٥٠٧، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٧٥۔١٧٦۔

اللہ، ہمیں شبِ قدر کے بارے میں بتائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (رات) ماہِ رمضان کے آخری عشرے میں اکسویں، تیئسویں، پچیسویں، ستائیسویں، انتیسویں یا رمضان کی آخری رات ہوتی ہے۔ جو بندہ اس میں ایمان وثواب کے ارادہ سے قیام کرے اس کے اگلے پچھلے (تمام) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔‘‘

٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: آمِيْنَ. آمِيْنَ. آمِيْنَ. قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّکَ حِيْنَ صَعِدْتَ الْمِنْبَرَ قُلْتَ: آمِيْنَ. آمِيْنَ. آمِيْنَ؟ قَالَ: إِنَّ جِبْرِيْلَ علیہ السلام أَتَانِي، فَقَالَ: مَنْ أَدْرَکَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَ لَمْ يُغْفَرْ لَهُ، فَدَخَلَ النَّارَ، فَأَبْعَدَهُ اللهُ. قُلْ: آمِيْنَ. فَقُلْتُ: آمِيْنَ. وَ مَنْ أَدْرَکَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يَبَرَّهُمَا فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللهُ. قُلْ آمِيْنَ. فَقُلْتُ: آمِيْنَ. وَ مَنْ ذُکِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْکَ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللهُ قُلْ: آمِيْنَ. فَقُلْتُ: آمِيْنَ.

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ اللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو تین بار آمین، آمین، آمین فرمایا۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ، آپ منبر پر جلوہ

الحديث رقم ٦: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٩٢، الرقم: ١٨٨٨، و ابن حبان في الصحيح، ٣/١٨٨، الرقم: ٩٠٧، و البخاري في الأدب المفرد، ١/٢٢٥، الرقم: ٦٤٦، و البزار في المسند، ٤/٢٤٠، الرقم: ١٤٠٥، ٩/٢٤٧، الرقم: ٣٧٩٠، و أبو يعلي في المسند، ١٠/٣٢٨، الرقم: ٥٩٢٢، و البيهقي في السنن الکبرى، ٤/٣٠٤، الرقم: ٨٢٨٧، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٩/١٧، الرقم: ٨٩٩٤، و في المعجم الکبير، ٢/٢٤٣، الرقم: ٢٠٢٢، و المنذري في الترغيب و الترهيب، ٢/٥٧، الرقم: ١٤٨١.

افروز ہوئے تو آپ نے آمین، آمین، آمین فرمایا (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام میرے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے: جس شخص نے ماہِ رمضان پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوسکی تو وہ آگ میں گیا، اسے اللہ تعالیٰ اپنے رحمت سے دور کر دے۔ (اے حبیبِ خدا!) آپ آمین کہیں۔ اس پر میں نے آمین کہا اور جس شخص نے ماں باپ دونوں کو پایا یا ان میں سے کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ نیکی نہ کی اور مر گیا تو وہ آگ میں گیا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کر دے: (اے حبیبِ خدا!) آپ آمین کہیں۔ تو میں نے آمین کہا اور وہ شخص جس کے پاس آپ کا ذکر کیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہ پڑھا اور اسی حالت میں مر گیا تو وہ بھی آگ میں گیا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کر دے (اے حبیب خدا!) آپ آمین کہیں تو میں نے آمین کہا۔‘‘

٧۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ شَدَّ مِئْزَرَهُ ثُمَّ لَمْ يَأْتِ فِرَاشَهُ حَتَّى يَنْسَلِخَ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَ أَحْمَدُ وَ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: جب ماہِ رمضان شروع ہو جاتا تو حضور نبی اکرم ﷺ اپنا کمر بند کس لیتے پھر آپ ﷺ اپنے بستر پر تشریف نہیں لاتے تھے یہاں تک کہ رمضان گزر جاتا۔‘‘

٨۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ وَ ابْتَهَلَ فِي الدُّعَاءِ وَ أَشْفَقَ مِنْهُ.

الحديث رقم ٧: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ٣/٣٤٢، الرقم: ٢٢١٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٦٦، الرقم: ٢٤٤٢٢، و البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣١٠، الرقم: ٣٦٢٤، و السيوطي في الجامع الصغير، ١/١٤٣، الرقم: ٢١١۔

الحديث رقم ٨: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣١٠، الرقم: ٣٦٢٥، و السيوطي في الجامع الصغير، ١/١٤٣، الرقم: ٢١٢۔

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ جب ماہِ رمضان شروع ہوتا تو آپ ﷺ کا رنگ مبارک متغیر ہو جاتا اور آپ ﷺ نمازوں کی (مزید) کثرت کر دیتے اور اللہ تعالیٰ سے عاجزی و گڑگڑا کر دعا کرتے اس ماہ میں نہایت محتاط رہتے۔''

٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ فِي رَمَضَانَ يُنَادِي مُنَادٍ بَعْدَ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ أَلَا سَائِلٌ يَسْأَلُ فَيُعْطَي، أَلَا مُسْتَغْفِرٌ يَسْتَغْفِرُ فَيُغْفَرُ لَهُ، أَلَا تَائِبٌ يَتُوبُ فَيَتُوبُ اللهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک رمضان المبارک میں رات کے پہلے تیسرے پہر کے بعد یا آخری تیسرے پہر کے بعد ایک ندا کرنے والا ندا کرتا ہے: ہے کوئی سوال کرنے والا کہ وہ سوال کرے تو اسے عطا کیا جائے؟ کیا ہے کوئی مغفرت کا طلبگار کہ وہ مغفرت طلب کرے تو اسے بخش دیا جائے؟ کیا ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ وہ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے؟''

١٠۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمًا وَ حَضَرَ رَمَضَانُ: أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرُ بَرَكَةٍ يَغْشَاكُمُ اللهُ فِيهِ فَيُنْزِلُ الرَّحْمَةَ، وَ

الحديث رقم ٩: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣١١، الرقم: ٣٦٢٨۔

الحديث رقم ١٠: أخرجه المنذري في الترغيب و الترهيب، ٢/٦٠، الرقم: ١٤٩٠، و قال: رواه الطبراني و رواته ثقات، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٤٢، و قال: رواه الطبراني في الكبير۔

يَحُطُّ الْخَطَايَا، وَ يَسْتَجِيْبُ فِيْهِ الدُّعَاءَ، يَنْظُرُ اللهُ تَعَالَى إِلَى تَنَافُسِكُمْ فِيْهِ، وَ يُبَاهِي بِكُمْ مَلَائِكَتَهُ فَأَرُوا اللهَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ خَيْرًا، فَإِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ حُرِمَ فِيْهِ رَحْمَةَ اللهِ عزوجل.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ رَوَاتُهُ ثِقَاتٌ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَ الْهَيْثَمِيُّ.

’’حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن فرمایا جبکہ رمضان المبارک شروع ہو چکا تھا: تمہارے پاس برکتوں والا مہینہ آ گیا ہے اس میں اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت سے ڈھانپ لیتا ہے۔ رحمت نازل فرماتا ہے، گناہوں کو مٹاتا ہے اور دعائیں قبول فرماتا ہے۔ اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں پر نظر فرماتا ہے اور تمہاری وجہ سے اپنے فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے لہٰذا تم اپنے قلب و باطن سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نیکی حاضر کرو کیونکہ بدبخت ہے وہ شخص جو اس ماہ میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہا۔‘‘

١١۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذَاكِرُ اللهِ فِي رَمَضَانَ مَغْفُوْرٌ لَهُ، وَ سَائِلُ اللهِ فِيْهِ لَا يَخِيْبُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ماہِ رمضان میں اللہ کا ذکر کرنے والا بخش دیا جاتا ہے اور اس ماہ میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والے کو نامراد نہیں کیا جاتا۔‘‘

الحديث رقم ١١: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/ ١٩٥، الرقم: ٦١٧٠، ٧/ ٢٢٦، الرقم: ٧٣٤١، و البيهقي في شعب الإيمان، ٣/ ٣١١، الرقم: ٣٦٢٧، و الديلمي في الفردوس بماثور الخطاب، ٢/ ٢٤٢، الرقم: ٣١٤١، و المنذري في الترغيب و الترهيب، ٢/ ٦٤، الرقم: ١٥٠١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/ ٦٤۔

فَصْلٌ فِي عَدَدِ رَكْعَاتِ التَّرَاوِيحِ

﴿نمازِ تراویح کی تعدادِ رکعات کا بیان﴾

۱۲۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ، ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ، فَكَثُرَ النَّاسُ، ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا أَصْبَحَ، قَالَ: قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ، وَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ

الحديث رقم ۱۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التهجد، باب: تحريض النبى ﷺ على صلاة الليل والنوافل من غير إيجاب، ۱/۳۸۰، الرقم: ۱۰۷۷، و في كتاب: صلاة التروايح، باب: فضل من قام رمضان، ۲/۷۰۸، الرقم: ۱۹۰۸، و مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين و قصرها، باب: الترغيب في قيام رمضان و هو التراويح، ۱/۵۲٤، الرقم: ۷٦۱، و أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في قيام شهر رمضان، ۲/٤۹، الرقم: ۱۳۷۳، والنسائي في السنن، كتاب: قيام الليل و تطوع النهار، باب: قيام شهر رمضان،۳/۲۰۲، الرقم: ۱٦۰٤، و في السنن الكبرى، ۱/٤۱۰، الرقم: ۱۲۹۷، و مالك في الموطأ، كتاب: الصلاة في رمضان، باب: الترغيب في الصلاة في رمضان، ۱/۱۱۳، الرقم: ۲٤۸، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/۱۷۷، الرقم: ۲۵٤۸۵، و ابن حبان في الصحيح، ۱/۳۵۳، الرقم: ۱٤۱، و ابن خزيمة في الصحيح، ۳/۳۳۸، الرقم: ۲۲۰۷،و عبد الرزاق في المصنف، ۳/٤۳، الرقم: ٤۷۲۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/٤۹۲، الرقم: ٤۳۷۷، و في السنن الصغرى، ۱/٤۸۰، الرقم: ٤۸٦، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ۲/۲۱۔

الْخُرُوْجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيْتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ، وَ ذٰلِکَ فِي رَمَضَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

وَ زَادَ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ: وَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُرَغِّبُهُمْ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَ بِعَزِيْمَةِ أَمْرٍ فَيَقُوْلُ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَكَانَ الْأَمْرُ كَذٰلِکَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه وَ صَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رضي الله عنه حَتَّى جَمَعَهُمْ عُمَرُ رضي الله عنه عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَ صَلَّى بِهِمْ فَكَانَ ذٰلِکَ أَوَّلُ مَا اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى قِيَامِ رَمَضَانَ.

و أخرجه العسقلاني في ”التلخيص“: أَنَّهُ ﷺ صَلَّى بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً لَيْلَتَيْنِ فَلَمَّا كَانَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ اجْتَمَعَ النَّاسُ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ مِنَ الْغَدِ: خَشِيْتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَلَا تُطِيْقُوْهَا.

”اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں (نفل) نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے اگلی رات نماز پڑھی تو اور زیادہ لوگ جمع ہوگئے پھر تیسری یا چوتھی رات بھی اکٹھے ہوئے لیکن رسول اللہ ﷺ ان کی طرف تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو فرمایا: میں نے دیکھا جو تم نے کیا اور مجھے تمہارے پاس (نماز پڑھانے کے لئے) آنے سے صرف اس اندیشہ نے روکا کہ یہ تم پر فرض کر دی جائے گی۔ اور یہ رمضان المبارک کا واقعہ ہے۔“

امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے ان الفاظ کا اضافہ کیا: اور حضور نبی اکرم ﷺ انہیں قیام رمضان (تراویح) کی رغبت دلایا کرتے تھے لیکن حکماً نہیں فرماتے تھے چنانچہ (ترغیب کے لئے) فرماتے کہ جو شخص رمضان المبارک میں ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ قیام کرتا ہے تو اس کے سابقہ تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال مبارک تک قیام رمضان کی یہی صورت برقرار رہی اور یہی صورت خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور خلافت عمر رضی اللہ عنہ کے اوائل دور تک جاری رہی یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمع کر دیا اور وہ انہیں نماز (تراویح) پڑھایا کرتے تھے لہٰذا یہ وہ ابتدائی زمانہ ہے جب لوگ نماز تراویح کے لئے (باجماعت) اکٹھے ہوتے تھے۔‘‘

اور امام عسقلانی نے ’’التلخیص‘‘ میں بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو دو راتیں ۲۰ رکعت نماز تراویح پڑھائی جب تیسری رات لوگ پھر جمع ہوگئے تو آپ ﷺ ان کی طرف (حجرہ مبارک سے باہر) تشریف نہیں لائے۔ پھر صبح آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اندیشہ ہوا کہ (نماز تراویح) تم پر فرض کردی جائے گی لیکن تم اس کی طاقت نہ رکھو گے۔‘‘

۱۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَإِذَا أُنَاسٌ فِي رَمَضَانَ يُصَلُّوْنَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا هٰؤُلَاءِ؟ فَقِيْلَ: هٰؤُلَاءِ نَاسٌ

الحديث رقم ۱۳: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في قيام شهر رمضان، ۲/ ۵۰، الرقم: ۱۳۷۷، وابن خزيمة في الصحيح، ۳/ ۳۳۹، الرقم: ۲۲۰۸، وابن حبان في الصحيح، ۶/ ۲۸۲، الرقم: ۲۵۴۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/ ۴۹۵، الرقم: ۴۳۸۶۔ ۴۳۸۸، والهيثمي في موارد الظمآن، ۱/ ۲۳۰، الرقم: ۹۲۱، و ابن عبدالبر في التمهيد، ۸/ ۱۱۱، و ابن قدامة في المغني، ۱/ ۴۵۵۔

لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ وَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي وَ هُمْ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَصَابُوا وَ نِعْمَ مَا صَنَعُوا.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ خَزَيْمَةَ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْبَيْهَقِيُّ.

وَ فِي رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ: قَالَ: قَدْ أَحْسَنُوا أَوْ قَدْ أَصَابُوا وَلَمْ يَكْرَهْ ذٰلِکَ لَهُمْ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ (حجرہ مبارک سے) باہر تشریف لائے تو رمضان المبارک میں لوگ مسجد کے ایک گوشہ میں نماز پڑھ رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہیں؟ عرض کیا گیا: یہ وہ لوگ ہیں جنہیں قرآن پاک یاد نہیں اور حضرت ابی بن کعب نماز پڑھتے ہیں اور یہ لوگ ان کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہیں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انہوں نے درست کیا اور کتنا ہی اچھا عمل ہے جو انہوں نے کیا۔‘‘

اور بیہقی کی ایک روایت میں ہے فرمایا: انہوں نے کتنا احسن اقدام یا کتنا اچھا عمل کیا اور ان کے اس عمل کو حضور نبی اکرم ﷺ نے ناپسند نہیں فرمایا۔‘‘

۱۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ

الحديث رقم ١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: صلاة التراويح، باب: فضل من قام رمضان، ٢/٧٠٧، الرقم: ١٩٠٥، و مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين و قصرها، باب: الترغيب في قيام رمضان و هو التراويح، ١/٥٢٣، الرقم: ٧٥٩، والترمذي في السنن، كتاب: الصوم عن رسول الله ﷺ، باب: الترغيب في قيام رمضان وما جاء فيه من الفضل، ٣/١٧١، الرقم: ٨٠٨، وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، و أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في قيام شهر رمضان، ٢/٤٩، الرقم: ١٣٧١، والنسائي في السنن، كتاب: ←

رَمَضَانَ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَ بِعَزِيْمَةٍ، فَيَقُوْلُ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَ احْتِسَابًا، غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَ صَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذَلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز تراویح پڑھنے کی رغبت دلایا کرتے تھے لیکن حکماً نہیں فرماتے تھے چنانچہ فرماتے کہ جس نے رمضان المبارک میں حصول ثواب کی نیت سے اور حالتِ ایمان کے ساتھ قیام کیا تو اس کے سابقہ (تمام) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال مبارک تک نمازِ تراویح کی یہی صورت برقرار رہی اور خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں اور پھر خلافت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے شروع تک یہی صورت برقرار رہی۔‘‘

١٥۔ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِالْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ

...... الصيام، باب: ثواب من قام رمضان و صامه إيمانا و احتسابا، ٤/١٥٤، الرقم: ٢١٩٢، ومالك في الموطأ، كتاب: الصلاة في رمضان، باب: الترغيب في الصلاة في رمضان، ١/١١٣، الرقم: ٢٤٩، و أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٨١، الرقم: ٧٧٧٤، و ابن خزيمة في الصحيح، ٣/٣٣٨، الرقم: ٢٢٠٧، و ابن حبان في الصحيح، ١/٣٥٣، الرقم: ١٤١، و عبد الرزاق في المصنف، ٤/٢٥٨، الرقم: ٧٧١٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٣، الرقم: ٤٣٧٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/١٢٠، الرقم: ٩٢٩٩.

الحديث رقم ١٥: أخرجه البخارى فى صحيح، كتاب: صلاة التراويح، باب: فضل من قام رمضان، ٢/٧٠٧، الرقم: ١٩٠٦، ومالك فى الموطأ، كتاب: الصلاة فى رمضان، باب: الترغيب في الصلاة في رمضان، ١/١١٤، الرقم: ٦٥٠، و ابن خزيمة فى الصحيح، ٢/١٥٥، ←

الْخَطَّابِ ﷺ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ،وَ يُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عُمَرُ ﷺ: إِنِّي أَرَى لَوْ جَمَعْتُ هَؤُلَاءِ عَلَى قَارِىءٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ، ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِمْ، قَالَ عُمَرُ ﷺ: نِعْمَ الْبِدْعَةُ هَذِهِ، وَالَّتِي يَنَامُوْنَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُوْمُوْنَ، يُرِيْدُ آخِرَ اللَّيْلِ، وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ أَوَّلَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مَالِكٌ.

''حضرت عبدالرحمٰن بن عبد القاری روایت کرتے ہیں: میں حضرت عمر ﷺ کے ساتھ رمضان کی ایک رات مسجد کی طرف نکلا تو لوگ متفرق تھے کوئی تنہا نماز پڑھ رہا تھا اور کسی کی اقتداء میں ایک گروہ نماز پڑھ رہا تھا۔ حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: میرے خیال میں انہیں ایک قاری کے پیچھے جمع کر دوں تو اچھا ہوگا پس آپ ﷺ حضرت ابی بن کعب ﷺ کے پیچھے سب کو جمع کر دیا، پھر میں ایک اور رات ان کے ساتھ نکلا اور لوگ ایک امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے حضرت عمر ﷺ نے (ان کو دیکھ کر) فرمایا: یہ کتنی اچھی بدعت ہے، اور جو لوگ اس نماز (تراویح) سے سو رہے ہیں وہ نماز ادا کرنے والوں سے زیادہ بہتر ہیں اور اس سے ان کی مراد وہ لوگ تھے (جو رات کو جلدی سو کر) رات کے پچھلے پہر میں نماز ادا کرتے تھے اور تراویح ادا کرنے والے لوگ رات کے پہلے پہر میں نماز ادا کرتے تھے۔''

١٦۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ

الرقم: ١٥٥، و عبدالرزاق فی المصنف، ٤/٢٥٨، الرقم: ٧٧٢٣، و البیهقی فی السنن الکبری، ١٢، ٤٩٣، الرقم: ٤٣٧٨، و فی شعب الإيمان، ٣/١٧٧، الرقم: ٣٢٦٩۔

الحديث رقم ١٦: أخرجه النسائی فی السنن، کتاب: الصيام، باب: ذکر ←

شَهْرَ رَمضَانَ فَفَضَّلَهُ عَلَى الشُّهُورِ، وَ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا واحْتِسَاباً خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

وَ فِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ عَلَيْكُمْ، وَ سَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ، فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيْمَاناً وَاحْتِسَاباً خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے رمضان المبارک کا ذکر فرمایا تو سب مہینوں پر اسے فضیلت دی۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایمان اور حصول ثواب کی نیت کے ساتھ رمضان کی راتوں میں قیام کرتا ہے تو وہ گناہوں سے یوں پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے وہ اس دن تھا جب اسے اس کی ماں نے جنم دیا تھا۔''

''اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے ہیں اور میں نے تمہارے لئے اس کے قیام (نماز تراویح) کو سنت قرار دیا ہے لہٰذا جو شخص ایمان اور حصول ثواب کی نیت کے ساتھ ماہ رمضان کے دنوں میں روزہ رکھتا اور راتوں میں قیام کرتا ہے وہ گناہوں سے یوں پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے وہ اس دن تھا جب اسے اس کی ماں نے جنم دیا تھا۔''

١٧۔ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ، أَنَّهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ فِي زَمَانِ

.... اختلاف يحيى بن أبى كثير والنضر بن شيبان فيه، ٤/ ١٥٨، الرقم: ٢٢٠٨ـ٢٢١٠، وابن ماجة فى السنن، كتاب: إقامة الصلاة و السنة فيها، باب: ماجاء فى قيام شهر رمضان، ١/ ٤٢١، الرقم: ١٣٢٨۔

الحديث رقم ١٧: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب: الصلاة في رمضان، باب: الترغيب في الصلاة في رمضان، ١/ ١١٥، الرقم: ٢٥٢، ←

عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ فِي رَمَضَانَ، بِثَلَاثٍ وَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَ الْفِرْيَابِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْفِرْيَابِيُّ: إِسْنَادُهُ وَ رِجَالُهُ مُوْثَقُوْن

وَقَالَ ابْنُ قُدَامَةَ فِي الْمُغْنِيّ: وَ هَذَا كَالإِجْمَاعِ.

’’حضرت یزید بن رومان نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ کے دور میں لوگ (بشمول وتر) ۲۳ رکعت پڑھتے تھے۔

١٨۔ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، أَنَّهُ سَمِعَ الْأَعْرَجَ يَقُوْلُ: مَا أَدْرَكْتُ النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ يَلْعَنُوْنَ الْكَفَرَةَ فِي رَمَضَانَ، قَالَ: وَ كَانَ الْقَارِیءُ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِي ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، فَإِذَا قَامَ بِهَا فِي اثْنَتَي

والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٦، الرقم: ٤٣٩٤، و في شعب الإيمان، ٣/١٧٧، الرقم: ٣٢٧٠، والفريابي في كتاب الصيام، ١/١٣٢، الرقم: ١٧٩، و ابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ٤/٢٥٣، في الدراية في تخريج أحاديث الهداية، ١/٢٠٣، الرقم: ٢٥٧، و ابن عبد البر في التمهيد، ٨/١١٥، والزرقاني في شرح على الموطأ، ١/٣٤٢، و ابن قدامة في المغني، ١/٤٥٦، والشوكاني في نيل الأوطار، ٣/٦٣، والزيلعي في نصب الراية، ٢/١٥٤، و ابن رشد في بداية المجتهد، ١/١٥٢.

الحديث رقم ١٨: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب: الصلاة في رمضان، باب: ماجاء في قيام رمضان، ١/١١٥، الرقم: ٧٥٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٧، الرقم: ٤٤٠١، و في شعب الإيمان، ٣/١٧٧، الرقم: ٣٢٧١، والفريابي في كتاب الصيام، ١/١٣٣، الرقم: ١٨١، و ابن عبدالبر في التمهيد، ١٧/٤٠٥، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٥/٧٠، الرقم: ٢٥، والسيوطي في تنوير الحوالك شرح موطأ مالك، ١/١٠٥، والزرقاني في شرح على الموطأ، ١/٣٤٢، و ولي الله الدهلوي في المسوى من أحاديث الموطأ، ١/١٧٥.

عَشْرَةَ رَكْعَةً، رَأَى النَّاسُ أَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْفِرْيَابِيُّ وَ قَالَ: إِسْنَادُهُ قَوِيٌّ.

وقال الإمام ولي الله الدهلوي: هو مذهب الشافعية والحنفية، و عشرون ركعة تراويح و ثلاث وتر عند الفريقين هكذا قال المحلّي عن البيهقي.

’’حضرت مالک نے داود بن حصین سے روایت کیا، انہوں نے حضرت اعرج کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے لوگوں کو اس حال میں پایا کہ وہ رمضان میں کافروں پر لعنت کیا کرتے تھے انہوں نے فرمایا (نمازِ تراویح میں) قاری سورہ بقرہ کو آٹھ رکعتوں میں پڑھتا اور جب باقی بارہ رکعتیں پڑھی جاتیں تو لوگ دیکھتے کہ امام انہیں ہلکی (مختصر) کر دیتا۔‘‘

’’حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے (اس حدیث کی شرح میں) بیان کیا کہ بیس رکعت تراویح اور تین وتر شوافع اور احناف کا مذہب ہے۔ اسی طرح محلّی نے امام بیہقی سے بیان کیا۔‘‘

۱۹۔ عَنْ عُرْوَةَ ﷺ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ الرِّجَالَ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَالنِّسَاءَ عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي

الحديث رقم ۱۹: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ۲/ ۴۹۳، الرقم: ۴۳۸۰، والعسقلاني في فتح الباري، ۴/ ۲۵۲۔ ۲۵۳، الرقم: ۱۹۰۵، و الزرقاني في شرح على الموطأ، ۱/ ۳۳۸، ۳۴۱، والسيوطي في تنوير الحوالك، ۱/ ۱۰۵، والعسقلاني في الدراية في تخريج أحاديث الهداية، ۱/ ۲۰۳، و في تلخيص الحبير، ۲/ ۲۴، الرقم: ۵۴۹، و ابن قدامة في المغني، ۱/ ۴۵۵۔

حَثْمَةَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عروہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے لوگوں کو ماہ رمضان میں تراویح کے لئے اکٹھا کیا۔ مردوں کو حضرت ابی بن کعب ﷺ اور عورتوں کو حضرت سلیمان بن حثمہ ﷺ تراویح پڑھاتے۔''

٢٠۔ و قال الإمام أبوعيسى الترمذي في سننه: وَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ، وَ عَلِيٍّ رضي الله عنهما وَ غَيْرِهِمَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً، وَ هُوَ قَولُ الثَّورِيِّ، وَابْنِ الْمُبَارَكِ، وَالشَّافِعِيِّ. وَ قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَ هٰكَذَا أَدْرَكْتُ بِبَلَدِنَا بِمَكَّةَ يُصَلُّونَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

''امام ابو عیسیٰ ترمذی ﷺ نے اپنی سنن میں فرمایا: اکثر اہل علم کا مذہب بیس رکعت تراویح ہے جو کہ حضرت علی حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور حضور نبی اکرم ﷺ کے دیگر اصحاب سے مروی ہے اور یہی (کبار تابعین) سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک اور امام شافعی رحمہ اللہ علیہم کا قول ہے اور امام شافعی نے فرمایا: میں نے اپنے شہر مکہ میں (اہل علم کو) بیس رکعت تراویح پڑھتے پایا۔''

٢١۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فِي

الحديث رقم ٢٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصوم عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في قيام شهر رمضان، ٣/١٦٩، الرقم: ٨٠٦.

الحديث رقم ٢١: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٤، الرقم: ٧٦٩٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٤٣، الرقم: ٧٩٨، ٥/٣٢٤، الرقم: ٥٤٤٠، و في المعجم الكبير، ١١/٣٩٣، الرقم: ←

رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً سِوَى الْوِتْرَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَ ابْنُ حُمَيْدٍ.

''حضرت ابن عباس رضي الله عنهما سے مروی ہے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک میں وتر کے علاوہ بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔''

۲۲۔ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: كُنَّا نَنْصَرِفُ مِنَ الْقِيَامِ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ رضي الله عنه وَ قَدْ دَنَا فُرُوعُ الْفَجْرِ وَ كَانَ الْقِيَامُ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ رضي الله عنه ثَلَاثَةً وَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

''حضرت سائب بن یزید نے بیان کیا کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فجر کے قریب تراویح سے فارغ ہوتے تھے اور ہم (بشمول وتر) تئیس رکعات پڑھتے تھے۔''

.... ١٢١٠٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٦، الرقم: ٤٣٩١، و عبد بن حميد في المسند، ١/٢١٨، الرقم: ٦٥٣، والخطيب بغدادي في تاريخ بغداد، ٦/١١٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٧٢، و ابن عبدالبر في التمهيد، ٨/١١٥، والعسقلاني في فتح الباري، ٤/٢٥٤، الرقم: ١٩٠٨، و في الدراية، ١/٢٠٣، الرقم: ٢٥٧، والسيوطي في تنوير الحوالك، ١/١٠٨، الرقم: ٢٦٣، والذهبي في ميزان الإعتدال، ١/١٧٠، والصنعاني في سبل السلام، ٢/١٠، والمزي في تهذيب الكمال، ٢/١٤٩، والخطيب في موضح أوهام الجمع والتفريق، ١/٣٨٧، والزيلعي في نصب الراية، ٢/١٥٣، والزرقاني في شرح على الموطأ، ١/٣٤٢، ٣٥١، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٤/١٥٣، والمباركفوي في تحفة الأحوذي، ٣/٤٤٥۔

الحديث رقم ٢٢: أخرجه عبد الرزاق في المصنف ، ٤/٢٦١، الرقم: ٧٧٣٣، و ابن حزم في الاحكام، ٢/٢٣٠۔

٢٣۔ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: كَانُوا يَقُومُوْنَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً، قَالَ: وَكَانُوْا يَقْرَأُوْنَ بِالْمِئَيْنِ وَ كَانُوا يَتَوَكَّؤُنَ عَلَى عَصِيِّهِمْ فِي عَهْدِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه مِنْ شِدَّةِ الْقِيَامِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَ الْفَرْيَابِيُّ وَ ابْنُ الْجُعْدِ.

إِسْنَادُهُ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ كَمَا قَالَ الْفَرْيَابِيُّ.

’’حضرت سائب بن یزید سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ماہ رمضان میں بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے اور ان میں سو آیات والی سورتیں پڑھتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں شدت قیام کی وجہ سے وہ اپنی لاٹھیوں سے ٹیک لگاتے تھے۔‘‘

٢٤۔ عَنْ أَبِي الْخَصِيْبِ، قَالَ: كَانَ يَؤُمُّنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفْلَةَ فِي رَمَضَانَ فَيُصَلِّي خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَ الْبُخَارِيُّ فِي الْكُنَى.

’’ابو خصیب نے بیان کیا کہ ہمیں حضرت سوید بن غفلہ ماہ رمضان میں نماز تراویح پانچ ترویحوں (بیس رکعت) میں پڑھاتے تھے۔‘‘

الحديث رقم ٢٣: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٤٩٦، الرقم: ٤٣٩٣، و ابن الحسن فريابي في كتاب الصيام، ١/ ١٣١، الرقم: ١٧٦، و قال: إسناده و رجاله ثقات، و ابن الجعد في المسند، ١/ ٤١٣، الرقم: ٢٨٢٥، و المباركفوري في تحفة الأحوذي، ٣/ ٤٤٧۔

الحديث رقم ٢٤: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٤٤٦، الرقم: ٤٣٩٥، و البخاري في الكنى، ١/ ٢٨، الرقم: ٢٣٤۔

٢٥۔ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ وَ كَانَ مِنْ اَصحاب علي رضي الله عنه: أَنَّهُ كَانَ يُؤُمُّهُمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ الْبَيْهَقِيُّ وَ اللَّفْظُ لَهُ، وَ قَالَ: وَ فِي ذَلِکَ قُوَّةٌ.

’’حضرت شُتیر بن شکل سے روایت ہے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رمضان میں بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔‘‘

٢٦۔ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: دَعَا الْقُرَّاءَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَ مِنْهُمْ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً، قَالَ: وَ كَانَ عَلِيٌّ رضي الله عنه يُوْتِرُ بِهِمْ. وَ رَوَى ذَلِکَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان المبارک میں قاریوں کو بلایا اور ان میں سے ایک شخص کو بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا اور خود حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں وتر پڑھاتے تھے۔‘‘

یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دیگر سند سے بھی مروی ہے۔

٢٧۔ عَنْ أَبِي الْحَسَنَاءِ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه أَمَرَ رَجُلًا أَنْ

الحديث رقم ٢٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٣، الرقم: ٧٦٨٠، و البيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٦، الرقم: ٤٣٩٥۔

الحديث رقم ٢٦: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٦، الرقم: ٤٣٩٦، و المباركفوري في تحفة الأحوذي، ٣/٤٤٤۔

الحديث رقم ٢٧: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٣، الرقم: ٧٦٨١، و البيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٧، الرقم: ٤٣٩٧، و ابن عبد البر في التمهيد، ٨/١١٥، و المباركفوري في تحفة الأحوذي، ٣/٤٤٥، و الصنعاني في سبل السلام، ٢/١٠، و ابن قدامة في المغني، ١/٤٥٦، و قال: هذا كالإجماع۔

يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ خَمْسَ تَرْوِيحَاتٍ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ الْبَيْهَقِيُّ وَ اللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت ابو الحسناء بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو رمضان میں پانچ ترویحوں میں بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا۔''

۲۸۔ وَ فِي رِوَايَةٍ: أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ كَانَ يُؤُمُّهُمْ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ. رَوَاهُ ابْنُ الإِسْمَاعِيْلِ الصَّنْعَانِيُّ وَ قَالَ: فِيْهِ قُوَّةٌ.

''ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے۔''

۲۹۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِهِمْ فِي رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَ هٰذَا أَيْضًا سِوَى الْوِتْرِ. رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِالْبَرِّ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ رمضان المبارک میں مسلمانوں کو بیس رکعت تراویح پڑھائے اور یہ رکعات وتر کے علاوہ تھیں۔''

۳۰۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَمَرَ رَجُلًا يُصَلِّيَ بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. إِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ.

''حضرت یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ انہیں (مسلمانوں کو) بیس رکعت تراویح پڑھائے۔''

الحديث رقم ۲۸: أخرجه الصنعاني في سبل السلام، ۲/ ۱۰، و ابن قدامة في المغني، ۱/ ۴۵۶، و قال: هذا كالإجماع۔

الحديث رقم ۲۹: أخرجه ابن عبدالبر في التمهيد، ۸/ ۱۱۵۔

الحديث رقم ۳۰: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۲/ ۱۶۳، الرقم: ۷۶۸۲، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ۳/ ۴۴۵۔

٣١۔ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يُصَلِّي بِنَا فِي رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت نافع بن عمر نے بیان کیا کہ ابن ابی ملیکہ ہمیں رمضان المبارک میں بیس رکعت تراویح پڑھایا کرتے تھے۔‘‘

٣٢۔ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ رَفِيْعٍ قَالَ: كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي رَمَضَانَ بِالْمَدِيْنَةِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. إِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ.

’’حضرت عبدالعزیز بن رفیع نے بیان کیا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں لوگوں کو رمضان المبارک میں بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے۔‘‘

٣٣۔ عَنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّ النَّاسَ فِي رَمَضَانَ بِاللَّيْلِ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ وَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت حارث سے مروی ہے کہ وہ لوگوں کو رمضان المبارک کی راتوں میں (نماز تراویح) میں بیس رکعتیں اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے اور رکوع سے پہلے دعا قنوت پڑھتے تھے۔‘‘

الحديث رقم ٣١: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٣، الرقم: ٧٦٨٣۔

الحديث رقم ٣٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٣، الرقم: ٧٦٨٤، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٣/٤٤٥۔

الحديث رقم ٣٣: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٣، الرقم: ٧٦٨٥۔

٣٤۔ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ فِي رَمَضَانَ وَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

”حضرت ابوالبختری سے روایت ہے کہ وہ رمضان المبارک میں پانچ ترویح (یعنی بیس رکعتیں) اور تین وتر پڑھا کرتے تھے۔“

٣٥۔ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّونَ ثَلَاثًا وَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

”حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ بشمول وتر ٢٣ رکعت تراویح پڑھتے تھے۔“

٣٦۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبِيْعَةَ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فِي رَمَضَانَ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ وَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

”حضرت سعید بن عبید سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ربیعہ انہیں رمضان المبارک میں پانچ ترویح (یعنی بیس رکعت) نماز تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔“

٣٧۔ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أُبَيِّ بْنِ

الحديث رقم ٣٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٣، الرقم: ٧٦٨٦۔

الحديث رقم ٣٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٣، الرقم: ٧٦٨٨۔

الحديث رقم ٣٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٣، الرقم: ٧٦٩٠۔

الحديث رقم ٣٧: أخرجه الذهبي في سير أعلام النبلاء، ١/٤٠٠، ←

كَعْبٍ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

رَوَاهُ الذَّهَبِيُّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ وَابْنُ قُدَامَةَ.

''حضرت حسن (بصری) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت اُبی ابن بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں قیام رمضان کے لئے اکٹھا کیا تو وہ انہیں بیس رکعت تراویح پڑھاتے تھے۔''

۳۸۔ عَنِ الزَّعْفَرَانِيِّ عَنِ الشَّافِعِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ النَّاسَ يَقُوْمُوْنَ بِالْمَدِيْنَةِ بِتِسْعٍ وَ ثَلَاثِيْنَ وَ بِمَكَّةَ بِثَلَاثٍ وَ عِشْرِيْنَ.

رَوَاهُ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالشَّوْكَانِيُّ عَنْ مَالِكٍ.

''حضرت زعفرانی امام شافعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں نے لوگوں کو مدینہ منورہ میں انتالیس (۳۹) اور مکہ مکرمہ میں تئیس (۲۳) رکعت (بیس تراویح اور تین وتر) پڑھتے دیکھا۔''

۳۹۔ و قال ابن رشد القرطبي: فَاخْتَارَ مَالِكٌ فِي أَحَدِ قَوْلَيْهِ وَ أَبُوحَنِيْفَةَ وَالشَّافِعِيُّ وَ أَحْمَدُ وَ دَاوُدُ الْقِيَامَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً سِوَى الْوِتْرِ ...... أَنَّ مَالِكًا رَوَى عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ بِثَلَاثٍ وَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

.... والعسقلاني في تلخيص الحبير، ۲/ ۲۱، الرقم: ٥٤٠، وابن قدامة في المغني، ۱/ ٤٥٦، و مالك في المدونة الكبرى، ۱/ ۲۲۲، والسيوطي في تنوير الحوالك، ۱/ ۱۰٤، والزرقاني في شرح على الموطأ، ۱/ ۳۳۸، و ابن تيمية في مجموع فتاوى، ۲/ ٤٠١۔

الحديث رقم ۳۸: أخرجه العسقلاني في فتح الباري، ٤/ ۲٥۳، والشوكاني في نيل الأوطار، ۳/ ٦٤۔

الحديث رقم ۳۹: أخرجه ابن رشد في بداية المجتهد، ۱/ ۱٥۲۔

’’ابن رشد قرطبی نے فرمایا کہ امام مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے دو اقوال میں سے ایک میں اور امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد اور امام داود ظاہری رضی اللہ عنہم نے بیس تراویح کا قیام پسند کیا ہے اور تین وتر اس کے علاوہ ہیں ...... اسی طرح امام مالک رضی اللہ عنہ نے یزید بن رومان سے روایت بیان کی فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ تیئیس (۲۳) رکعت (تراویح) کا قیام کیا کرتے تھے۔‘‘

٤٠۔ و قال الشيخ ابن تيمية في ’’الفتاوى‘‘: ثَبَتَ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ كَانَ يَقُومُ بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً فِي رَمَضَانَ وَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ فَرَأَى كَثِيْرًا مِنَ الْعُلَمَاءِ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ السُّنَّةُ لِأَنَّهُ قَامَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَلَمْ يُنْكِرْهُ مُنْكِرٌ.

’’شیخ ابن تیمیہ نے اپنے ’’فتاویٰ‘‘ میں کہا کہ ثابت ہوا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے تو اکثر اہل علم نے اسے سنت مانا ہے۔ اس لئے کہ وہ مہاجرین اور انصار (تمام) صحابہ کرام کے درمیان (ان کی موجودگی میں) قیام کرتے (بیس رکعت پڑھاتے) اور ان میں انہیں سے کبھی بھی کسی نے نہیں روکا۔‘‘

٤١۔ وَ فِي مَجْمُوْعَةِ الْفَتَاوَى النَّجْدِيَّةِ: أَنَّ الشَّيْخَ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْوَهَّابِ ذَكَرَ فِي جَوَابِهِ عَنْ عَدَدِ التَّرَاوِيْحِ أَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ لَمَّا جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، كَانَتْ صَلَاتُهُمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

الحديث رقم ٤٠: أخرجه ابن تيمية في مجموع فتاوى، ١/١٩١، و إسماعيل بن محمد الأنصاري في تصحيح حديث صلاة التراويح عشرين ركعة، ١/٣٥۔

الحديث رقم ٤١: أخرجه إسماعيل بن محمد الأنصاري في تصحيح حديث صلاة التراويح عشرين ركعة، ١/٣٥۔

’’مجموعہ الفتاوی النجدیہ میں ہے کہ شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نے تعداد رکعات تراویح سے متعلق سوال کے جواب میں بیان کیا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز تراویح کے لئے جمع کیا تو وہ انہیں بیس رکعت پڑھاتے تھے۔‘‘

مصادر التخریج

۱۔ **القرآن الحکیم۔**

۲۔ **ابن تیمیہ،** احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱۔۷۲۸ھ/۱۲۶۳۔۱۳۲۸ء)۔ **مجموع فتاوی۔** مکتبہ ابن تیمیہ۔

۳۔ **ابن جعد،** ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔۲۳۰ھ/۷۵۰۔۸۴۵ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

٤۔ **ابن حبان،** ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۵۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تلخیص الحبیر فی أحادیث الرافعی الکبیر۔** مدینہ منورہ، سعودی عرب، ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء۔

٦۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **الدرایة في تخریج أحادیث الهدایة۔** بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

۷۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباری۔** لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۸۔ **ابن حزم،** علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی، (۳۸۴۔۴۵۶ھ/۹۹۴۔۱۰۶۴ء)۔ **الاحکام فی اصول الاحکام۔** فیصل آباد، پاکستان: ضیاء السنہ

اداره الترجمہ والتعریف، ۱۴۰۴ھ۔

۹۔ **ابن خزیمہ،** ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/ ۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

۱۰۔ **ابن رشد،** ابو ولید محمد بن احمد بن محمد بن رشد القرطبی (م ۵۹۵ھ)۔ **بدایة المجتهد۔** بیروت، لبنان: دارالفکر۔

۱۱۔ **ابن عبد البر،** ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **التمهيد۔** مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

۱۲۔ **ابن قدامہ،** ابو محمد عبد اللہ بن احمد المقدسی (م۶۲۰ھ)۔ **المغنی فی فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيبانی۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۱۳۔ **ابن ماجہ،** ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/ ۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ **السنن۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۱۴۔ **ابن ہشام،** ابو محمد عبد الملک حمیری (م۲۱۳ھ/ ۸۲۸ء)۔ **السيرة النبوية۔** بیروت، لبنان: دارالجیل، ۱۴۱۱ھ۔

۱۵۔ **ابوداؤد،** سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ **السنن۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۱۶۔ **ابو علا مبارک پوری،** محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ **تحفة الأحوذی۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۷۔ **ابو یعلی،** احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المسند۔** دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

۱۸۔ **احمد بن حنبل،** ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **المسند۔**

بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۱۹۔ **اسماعیل بن محمد الانصاری، تصحیح حدیث صلاۃ التروایح و عشرین رکعۃ۔** ریاض، سعودی عرب: مکتبہ الامام الشافعی، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۲۰۔ **بخاری،** ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ **الأدب المفرد۔** بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۲۱۔ **بخاری،** ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ **الجامع الصحیح۔** بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۲۲۔ **بخاری،** ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ **خلق افعال العباد۔** ریاض، سعودی عرب: دارالمعارف السعودیۃ، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۲۳۔ **بخاری،** ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ **الکنی۔** بیروت، لبنان: دارالفکر۔

۲۴۔ **بزار،** ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/ ۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ **المسند** بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۲۵۔ **بیہقی،** ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ **السنن الصغری۔** مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۲۶۔ **بیہقی،** ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری۔** مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۲۷۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۲۸۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ **الجامع الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۲۹۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۳۰۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ موضح أوهام الجمع والتفريق۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ ۱۴۰۷ء۔

۳۱۔ **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/ ۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۳۲۔ **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (۴۴۵۔۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳۔۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

۳۳۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **میزان الإعتدال فی نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

۳۴۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **سیر أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۳ھ۔

۳۵۔ **زرقانی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری

مالکی (۱۰۵۵۔۱۱۲۲ھ/ ۱۶۴۵۔۱۷۱۰ء)۔ **شرح الموطا**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ۔

۳۶۔ **زیلعی**، ابو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (م ۷۶۲ھ)۔ **نصب الرایة لأحادیث الهدایة**۔ مصر، دارالحدیث، ۱۳۵۷ھ۔

۳۷۔ **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **تنویر الحوالک شرح موطأ مالک**، مصر: مکتبہ التجاریہ الکبری، ۱۳۸۹ھ/ ۱۹۶۹ء۔

۳۸۔ **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الجامع الصغیر فی أحادیث البشیر النذیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۳۹۔ **شاہ ولی اللہ**، الدھلوی (۱۱۷۴ھ/ ۱۷۶۲ء)۔ **المسوی من أحادیث الموطأ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ الحجاز، ۱۳۵۱ھ۔

۴۰۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ **نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

۴۱۔ **صنعانی**، محمد بن اسماعیل الأمیر (۷۷۳۔۸۵۲ھ)۔ **سبل السلام شرح بلوغ المرام**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۳۷۹ھ۔

۴۲۔ **طاہر القادری**، ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ **عرفان القرآن**۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز۔

۴۳۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۴۴۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

٤٥۔ **عبد بن حمید**، ابو محمد بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/۸۶۳ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

٤٦۔ **عبدالرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

٤٧۔ **عظیم آبادی**، ابو الطیب محمد شمس الحق۔ **عون المعبود شرح سنن أبی داود**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ۔

٤٨۔ **فریابی**، ابو بکر جعفر بن محمد بن حسن (۲۰۷۔۳۰۱ھ)۔ **الصیام**۔ بمبئی، بھارت: دار الکتب السّلفیہ، ۱۴۱۲ھ۔

٤٩۔ **اللالکائی**، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (۴۱۸ھ)۔ **کرامات أولیاء اللہ ﷸ**۔ ریاض، سعودی عرب، دار طیبۃ، ۱۴۱۲ھ۔

٥٠۔ **مالک**، ابن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ **المدونۃ الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

٥١۔ **مالک**، ابن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ **الموطا**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

٥٢۔ **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/ ۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ **تھذیب الکمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

٥٣۔ **مسلم**، ابن الحجاج قشیری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٥٤۔ **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔ ۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب و الترھیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب

العلميہ، ۱۴۱۷ھ۔

۵۵۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۵۶۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن الکبریٰ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۵۷۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۵۸۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔